Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر 5254

روزنامہ ۱۹۱۳ء

الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸	۹ شوال ۱۳۹۹ھ، ۲ تبوک ۱۳۵۸ہش، ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۹۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ روز بھی ناساز رہی۔ سر میں درد ہے اور کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۷۹ء کو مائینز شہر مغربی جرمنی میں ہماری نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس جماعت کو بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور بہتری کے سامان پیدا کرے اور ہر وقت حافظ و ناصر ہو۔ آمین (محمد خان بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مائینز شہر۔ مغربی جرمنی)

ربوہ ۳۱ اگست۔ آج بعد نماز عصر مسجد ناصر ربوہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائم مقام وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے میرے بیٹے عزیزم مظفر احمد شاہد واقف زندگی کے نکاح ہمراہ عزیزہ نور جہاں قمر بنت محترم حاجی قمر الدین صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کا اعلان بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور بہتر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبد اللطیف اوورسیر
واقف زندگی۔ ربوہ

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات
لازمی ہیں۔ بہرحال آپ
کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خدا کو چھوڑ کر اسباب پر تکیہ کرنا بھی شرک ہے

یہ شکر کا مقام ہے کہ حقیقی توحید صرف اسلام میں پائی جاتی ہے جس کو آج ہم پیش کر رہے ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

۱۔ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (بقرہ آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ پس تم سمجھتے بوجھتے ہوئے اللہ کے ہمسر نہ بناؤ۔

۲۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ○ (لقمٰن آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا شریک کسی کو مت قرار دے۔ شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ؟ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ۔ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا۔ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا۔ (مسلم کتاب الایمان صفحہ ۴۲)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سواری کے گدھے پر آنحضرتؐ سوار تھے اور میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے اور اللہ پر بندوں کا کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ بندوں میں سے جو شرک کا مرتکب نہ ہو اسے سزا نہ دے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا حضورؐ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟ آپ نے فرمایا رہنے دو۔ وہ یہ بات سن کر اس پر تکیہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور ناسمجھی سے عمل چھوڑ دیں گے (حالانکہ عملی جدّ و جہد ہی زندگی کی ان ہے۔)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شرک صرف پتھروں ہی کے پوجنے کا نام نہیں ہے بلکہ شرک کی اک قسم یہ بھی لکھی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف اسباب ہی پر تکیہ کرے اور یہ شرک فی الاسباب کہلاتا ہے...، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا فقرہ توحید کامل کرنے کے واسطے لازمی تھا۔ خدا تعالیٰ توحید کو پسند کرتا ہے اور یہ شکر کا مقام ہے کہ یہ خصوصیت صرف اسلام میں پائی جاتی ہے جس کو آج ہم پیش کرتے ہیں۔ کسی دوسرے مذہب میں نہیں۔

عیسائیوں کی دوڑ کفارہ مسیح تک ہے۔ باپ بیٹا اور روح القدس تین مگر تین مت کہو ایک کہو یہ عجیب گورکھ دھندا ہے جو سمجھ میں نہیں آتا۔ یہودی بھی... طرح طرح کے شرک میں مبتلا ہیں... آجکل کے آریہ صاحبان جن کو اسلام کے خلاف اپنے عقائد پر بڑا گھمنڈ و ناز ہے ان کا مذہب ہے کہ روح بمع اپنے تمام صفات کے اور مادہ بمع اپنے تمام صفات کے بخود ہیں... غرض انہوں نے ذرّہ ذرّہ کو خدا تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے... کہتے ہیں کہ روح میں جو قوتیں ہیں وہ خود بخود ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ ارواح اور ذرات بمع اپنے قویٰ کے خود بخود موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کام صرف ان کو جوڑنا ہی ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیوں جائز نہیں کہ باہمی جوڑ ملاپ کی طاقت بھی ان کی اپنی ذاتی خاصیت نہ مانی جائے؟

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۰۶-۲۰۷)

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ شوال ۱۳۹۹ھ
۲ تبوک ۱۳۵۸ ہش
۲ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی انوار کو ساری دُنیا میں پھیلانے کی اوّلین شرط

گزشتہ شمارہ میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس پیغام کے حوالہ سے جو حضور نے جولائی ۱۹۷۹ء کے اوائل میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ارسال فرمایا تھا اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں اِس مقصد کے حصول اور اس میں کامیابی کیلئے سب سے اوّل جس چیز کو ضروری قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کریں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں اِس امر کا ذکر کرنے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانا اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے فرمایا ہے:۔

"اِس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کر دو تاکہ خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبت کرے!"

حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کئے بغیر ہم قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانے کے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کی عالمگیر اشاعت کے ساتھ ساتھ دُنیا کے سامنے اپنی زندگیوں میں قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ بھی پیش کریں۔ اور قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ اُس وقت تک پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار نہ کی جائے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپؐ کی اطاعت میں فنا کا مقام حاصل کر لیا تھا اسی لئے وہ قرآن مجید کے نور کو دُور دُور تک پھیلانے اور دوسرے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے میں کامیاب ہوئے اور اسلام نہ صرف عرب میں بلکہ اُس وقت کی معلومہ دُنیا میں پھیلے بغیر نہ رہا۔ یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کرنے کا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس حقیقت پر بڑے ہی رُوح پرور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام مخالفین و معاندینِ اسلام کے اِس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہ (نعوذ باللہ) اسلام تلوار کے زور سے دُنیا میں پھیلا تھا، فرماتے ہیں:۔

"لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی) دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ اِن کی اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اُٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دُنیا کو فتح کر لیتے.....

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے..... مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام آراء اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کا اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت و تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اِس قدر مراتبِ عالیہ کو نہ پاتے۔"

(الحکم ۵ ۱۹۰۱ء ص۱)

چونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپؐ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قرآن کے نور کو تمام دُنیا میں پھیلانے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اِس لئے آپؐ نے اپنے متبعین پر یہ امر بار بار واضح فرمایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کریں تا ان میں وہ جذب اور کشش پیدا ہو جو صحابہ کرامؓ میں پیدا ہوئی تھی اور ایک دُنیا ان کی طرف کھنچی چلی آئی تھی۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:۔

"مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور اس کے رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ بہتری اسی میں ہے۔" (الحکم ۱۲ مئی ۱۸۹۹ء)

آپؐ نے اِس ضمن میں اپنے متبعین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کرنے میں اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنے اور اُن کے رنگ میں رنگین ہونے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچّے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور رُوح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اِس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو۔ اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھے ان میں ایک کشش اور قوت تھی جو بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی۔ اور پھر آپؐ کی جماعت نے اطاعتُ الرسولؐ کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔

غرض (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت میں) صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُس جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونہ سے ہوتی ہے اِس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت و اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔"

(الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

نیز قرآن کا در ساری دُنیا میں پھیلنے اور اسلام کے ساری دُنیا میں غالب آنے کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے ضمن میں آپؐ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دُنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

الغرض جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے نام اپنے حالیہ پیغام میں فرمایا ہے (باقی صہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

(سورۃ نساء رکوع ۶)

یعنی مرد عورتوں پر اس فضیلت کے سبب سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو دوسرے پر دی ہے۔ اور اس سبب سے کہ وہ اپنے مالوں میں سے عورتوں پر خرچ کرچکے ہیں نگران قرار دیئے گئے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور اللہ کی مدد سے پوشیدہ امور کی محافظ ہوتی ہیں۔ اور جن کی نافرمانی کا تمہیں خوف ہو۔ تم انہیں نصیحت کرو اور انہیں خوابگاہوں میں اکیلا چھوڑ دو اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف کوئی بہانہ تلاش نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت بلند اور بڑا ہے۔

آیت مذکورہ میں مردوں کو "قوّامون" قرار دیا گیا ہے۔ عربی میں اقامۃ الصلوٰۃ لفظ جس مادہ سے ہے اسی سے قوّامون بنا ہے۔ دونوں لفظوں میں [illegible] کا فرق ہے۔ لیکن معانی میں شدید اشتراک ہے۔ اقامۃ الصلوٰۃ کا مطلب کھڑا کرنا ہے۔ جیسے عربی میں کہتے ہیں اَقَامَ الْجِدَارَ اس نے دیوار کھڑی کی۔ دیوار کھڑی کرنے کے لئے مٹی [illegible] سیمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی کچھ اہتمام کرنے کے بعد دیوار تیار ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز کے ادا کرنے کے لئے نیت، وضو۔ اور مقررہ وقت پر باجماعت نماز کا اہتمام ضروری ہے۔ اگر یہ اہتمام نہ ہو تو قرآن پاک کے حکم اقیموا الصلوٰۃ کی پوری طرح بجا آوری نہیں ہوتی بالکل اسی مادہ سے مردوں کے لئے "قوّامون" کا لفظ عورتوں کے حقوق کی نگرانی کے سلسلہ میں قرآن مجید نے استعمال کیا ہے

یہ امر ایک واضح حقیقت ہے کہ خالق حقیقی کی تخلیقات میں سے عورت ایک صنف نازک ہے۔ صنف نازک کو سہارا دینے کے لئے مرد کے بے لوث تعاون کی شدید ضرورت ہے۔ زندگی کے سفر میں منازل حیات طے کرنے کے لئے میاں بیوی باہم ہم سفر و ہم رفیق ہوتے ہیں۔ اس سفر میں راستے کی ناہمواریوں اور ناگہانی جھٹکوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مرد کو عورت کا محافظ اور نگران بنایا گیا ہے۔ یہ بات مرد پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق اپنی بساط کے مطابق بااحسن طریق پورے کرے۔ اس کے دکھوں اور غموں میں اسے سہارا دینے والا ہو ایسے ہی ایک مومنہ پر فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اس کی عزت کی امین اور پاکباز بن کر رہے۔

اگر عورت کسی قسم کی بداخلاقی کا ارتکاب کرے۔ تو مرد کو ہدایت ہے اس کی اصلاح کی غرض سے اپنے گھر میں ہی اس سے علیحدگی اختیار کرے۔ اور اگر پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہوسکے۔ تو محتاط طریق سے چند ضربیں لگا کر بھی اس کی اصلاح کرسکتا ہے۔ لیکن اگر مرد زیادتی سے کام لے تو عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ قضا تک اپنا معاملہ لے جائے۔ آیت مذکورہ بالا میں جس نافرمانی کا ذکر ہے اس سے زنا مراد نہیں۔ چنانچہ اسی آیت کی تفسیر میں حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"نافرمانی سے اس جگہ زنا مراد نہیں بلکہ اس سے اتر کر گناہ مراد ہیں۔ جن سے ہمسائیوں میں انسان کی بے عزتی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی سزا مقرر کی جس سے عورت عام طور پر محلہ میں نہ پھر سکے۔ ہاں اگر اس میں مرد ظلم سے کام لے تو عورت کو قاضی کے پاس شکایت کرنے کی اجازت ہے۔" (تفسیر صغیر صفحہ ۱۱۲)

بیویوں سے حسن سلوک کے بارے میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ (ترمذی)

تم میں سے بہتر مرد وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہے۔ اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

دراصل ایک مومن کی عبادت حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو کے ادا کرنے کے ساتھ مکمل ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی یہ سمجھ لے کہ وہ بہت نمازیں پڑھتا ہے۔ یا روزے رکھتا ہے یا اس نے بہت سے حج کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ بڑا عابد ہے تو یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ عبادت تو مکمل ہی اس وقت ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کئے جائیں اور اس میدان میں ایک مرد مومن کا سب سے قریبی تعلق اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ گویا حقوق العباد کا دائرہ اس کے گھر کی چار دیواری سے شروع ہوجاتا ہے۔ بیان کردہ حدیث کا مدعا یہ ہے۔ کہ اگر تم بہترین انسان بننا چاہتے ہو۔ تو اس مقصد کے حصول کے لئے تمہاری عبادت صرف مسجد یا بیت اللہ تک محدود نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس میدان میں تمہارے نیک سلوک کا تمہارے گھر کا ساتھی یعنی تمہاری بیوی تم پر بہت بڑا حق رکھتی ہے۔ اگر تمہارا سلوک اس کے ساتھ درست نہیں تو تمہاری باقی عبادات کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر صرف یہاں تک ہی بات نہ رہنے دی۔ بلکہ کہا کہ اس میدان میں بھی تمہارے لئے کسوٹی میری ذات ہے۔ اگر کوئی اپنے منہ سے اتنا کہہ دیتا ہے کہ میں اپنے اہل سے اچھا سلوک کرتا ہوں تو اس کا یہ کہہ دینا کافی نہیں۔

گھریلو ماحول کے مکدر ہوجانے میں کئی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ بعض مرد تنقیدی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ اتفاق سے ان کی بیویاں اگر مزاج شناس نہ ہوں تو وہ انہیں نااہل قرار دے دیتے ہیں اور اگر ان کی طبیعت میں تنقید کے ساتھ سختی بھی ہو۔ تو اپنی طرف سے اصلاح احوال کی غرض سے انتہائی اقدامات کرنے پر اتر آتے ہیں۔ ایسے مردوں کے لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج ذیل ارشادات ملحوظ رکھنے چاہئیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔

(بخاری کتاب الانبیاء صفحہ ۴۶۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے۔ پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ دوگے اگر تم اسے اس کے حال پر رہنے دوگے تو اس کا جو فائدہ ہے۔ وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔

اس حدیث میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں صرف پسلی کا لفظ استعمال کرکے ایک نہایت لطیف اور وسیع مضمون ادا کردیا ہے انسانی جسم میں پسلی کا وجود جسم کی ساخت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسلی کا خم جسم کی بدنمائی کا موجب نہیں بلکہ خوبصورتی کا باعث ہے۔ اسی طرح عورت جسے صنف نازک بھی کہا جاتا ہے۔ مرد کی زندگی میں پسلی کی طرح ہے۔ اس کی طبیعت کا ٹیڑھا پن اس کی بدصورتی کی علامت نہیں۔ بلکہ اس کی بنیادی اور فطرتی عادات کا پرکشش مرکب ہے۔ جس کے نہ ہونے کی صورت میں عورت اپنی صنف کی مکمل تعبیر نہیں کہلا سکتی۔ اگر مرد اپنی زندگی خوشگوار بنانا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی اپنی زندگی میں اس پسلی کو برقرار رکھنا ہوگا۔ اور اس کی کجی اور ٹیڑھے پن سے سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ اور پھر جس طرح انسان اپنی پسلیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ انہیں کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچنے دیتا۔ اسی طرح عورت بھی مرد کی ہمدردی اور حفاظت کی مستحق ہے۔ ایک بہادر اور جرأت مند مرد کو زیب نہیں دیتا کہ صنف نازک سے ظلم اور تعدی کو روا رکھے۔

اگر عورت میں مرد کو کچھ خامیاں نظر بھی آئیں تو اسے عورت کے محاسن کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ چنانچہ اسی مضمون کی ایک حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا یَفْرَكُ مُؤْمِنٌ
مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ
مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا
اٰخَرَ

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری پسندیدہ ہو سکتی ہے۔

اکثر گھروں میں معمولی سی بات پر میاں بیوی میں چپقلش ہو جاتی ہے۔ مرد بیوی سے شکایت کرتا ہے کہ میرے کرتے کو بٹن کیوں نہیں لگائے گئے یا میری شلوار استری نہیں کی گئی۔ یا اور اسی قسم کی بیسیوں شکایات ہو سکتی ہیں۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کے مطابق عورت سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی تنقیدی نگاہوں سے دیکھنا خوشگوار امر ہے۔ اگر عورت میں کچھ خامیاں پائی جاتی ہیں۔ تو سینکڑوں محاسن کے ذریعہ خالق ازلی وابدی نے اسے زینت بھی بخشی ہے۔

اس لئے مرد کو ہمیشہ پردہ پوشی اور درگزر سے کام لینا چاہیئے اور عورت میں اس کی خوبیاں تلاش کرنی چاہئیں۔ کسی نے عربی میں کیا خوب کہا ہے۔
؎
وَعَیْنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَیْبٍ كَلِیْلَةٌ
كَمَا اَنَّ عَیْنَ السُّخْطِ تُبْدِی الْمَسَاوِیَا

کہ رضامندی کی آنکھ عیب
نکالنے سے عاجز ہوتی ہے۔
جس طرح ناراضگی کی آنکھ برائیوں
کو بڑا کرکے ظاہر کرتی ہے

گھریلو تعلقات کو مکدر بنانے میں بعض اور وجوہات بھی کارفرما ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک بڑی وجہ تو یہی ہے کہ بعض مرد حقائق کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور تصوراتی دنیا میں زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی زندگی اپنے لئے اور اپنے ساتھی کے لئے اجیرن بنا لیتے ہیں۔ میں نے حقائق کا جو لفظ استعمال کیا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ مرد، اور عورت کے کچھ اور رشتے بھی ہوتے ہیں۔ جو ان کے تعلقات کو زندگی میں اکثر بہت متاثر کرتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں ان رشتوں کے بارے میں خاص قسم کے تاثر پائے جاتے ہیں۔ ان رشتوں میں خاص طور پر قابل ذکر ساس سسر، نند، دیور وغیرہ کے رشتے ہیں۔ ان میں سے بعض تنقیدی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور بعض کے متعلق معاشرے کا عمومی تاثر اچھا ہوتا ہے۔ میں ان رشتوں اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اثرات کو حقائق قرار دیتا ہوں۔ بحکمِ اَنْ یَّصْطَلِحَا کے مطابق

اگر مرد اور عورت ہر دو ان حقائق کو اپنے مدنظر رکھیں اور کوشش کریں۔ کہ وہ ان کے برے اثرات سے متاثر نہیں ہوں گے تو لازماً ان کی زندگی خوشگوار ماحول میں گزرے گی۔ شریعت اسلامیہ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے سب کے حقوق وفرائض بیان کردیئے ہیں۔ مثلاً والدین کے حقوق، بہن۔ بھائیوں کے حقوق۔ رشتہ داروں اور بیوی بچوں کے حقوق وغیرہ۔ ہر مومن مرد اور عورت کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں ہر ایک کے حقوق ادا کرے۔ ماں کا حق ماں کو اور باپ کا حق باپ کو دے۔ اس بارے میں اگر بیوی کوئی رخنہ اندازی کرے تو مرد کو اس کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح بیوی کے حقوق اور بچوں کے حقوق ادا کرے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی طاقت اسے بیوی بچوں سے بدسلوکی کی ترغیب دے۔ تو اس کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ بیوی بچوں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے علاوہ قریبی رشتہ داروں اور ہمسایوں اور دوستوں کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آتے رہنا چاہیئے۔

اس زندگی میں پیش آمدہ گھریلو الجھنوں سے محفوظ رہنے کے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور سنہرا گر بتایا ہے۔ اسے بھی انسان کو شادی سے قبل مدنظر رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ
لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَ
لِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ
تَرِبَتْ یَدَاكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے ساتھ شادی چار باتوں کی بنا پر کی جاتی ہے۔ بعض لوگ اچھے حسب نسب کے ساتھ شادی کرنا پسند کرتے ہیں۔ بعض لوگ مالدار عورت یا خوبصورت عورت سے شادی کرنا قابل فخر جانتے ہیں۔ اور بعض دینداری کی بناء پر عورت سے شادی کرتے ہیں۔ سوائے مرد مومن تو دیندار عورت کو ترجیح دے ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خون آلود رہیں گے۔

اس حدیث میں بہت سے مضمون بیان کردیئے گئے ہیں۔ ایک مضمون تو یہی ہے کہ عورتوں کی تربیت بچپن سے ایسے رنگ میں ہو کہ وہ دیندار ہوں۔ اور اپنے گھریلو ماحول کو ارضی جنت بنانے کا موجب ہوں۔ دینی علوم سے ناخواندہ عورت خواہ کتنے ہی معزز خاندان سے تعلق رکھنے والی مالدار اور خوبصورت کیوں نہ ہو وہ گھریلو ماحول کا صحیح رنگ میں جزو نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اسے معلوم ہی نہیں کہ شریعت نے اس کے خاوند کے یا دیگر اعزہ کے کیا حقوق مقرر کئے ہیں اور پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آئندہ تیار ہونے والی نسل کی عمدہ تربیت ایک دیندار عورت ہی سرانجام دے سکتی ہے۔

یہاں یہ بات زیر نظر رہے کہ حدیث بیان کرنے کا منشاء یہ نہیں کہ تم خوبصورت اور معزز خاندان سے تعلق رکھنے والی اور امیر عورت تلاش نہ کرو۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ ان تمام باتوں میں اولیت دینداری کو دو۔ اگر اس کے ساتھ دیگر محاسن بھی میسر آجائیں تو یہ سونے پر سہاگہ کا کام ہوگا۔ دین سے لگاؤ رکھنے والی مومنہ عورت اپنے خاوند کے مال کی بہترین محافظ ہوگی۔ اس کی اولاد کی صحیح نگہبانی کرنے والی اور اس کی عزت کی پاسبان اور اس کے تمام حقوق باحسن ادا کرنے والی ہوگی۔ وہ اگر اپنے میاں کا مال اپنی ذات پر خرچ کرے گی تو جائز ضروریات کے لئے۔ اولاد پر خرچ کرے گی تو ان کی بہتری اور بھلائی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اپنی اولاد کی ناجائز فرمائشوں پر اپنے خاوند کی خون پسینے سے کمائی ہوئی دولت ضائع نہیں کرے گی۔ اس کا بچہ اگر لغو اور بے ہودہ ناول پڑھنے کی خواہش کرے گا۔ تو وہ اسے سختی سے روکے گی اور دینی کتب اور رسائل پڑھنے کی ترغیب و تحریص دلائے گی۔ وہ اگر برے مشاغل اور بری مجلس میں شرکت کی خواہش کرے گا۔ تو اسے سختی سے روک کر اچھی سوسائٹی اور اچھے مشاغل اختیار کرنے کی ترغیب دلائے گی۔ اگر بچہ فضول خرچی اور اسراف سے کام لے گا تو وہ اسے انفاق فی سبیل اللہ کا درس دے کر وقف جدید اور اطفال الاحمدیہ کے دیگر چندوں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائے گی۔

وعلیٰ ھذا القیاس (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی
کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ
سے زیادہ اپنے غیر احمدی
دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

جو احمدی اخبار خود خرید
کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض
کما حقہٗ ادا نہیں کر رہا۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۷ سال پہلے —— ۲ ستمبر ۱۹۴۲ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کس طرح دریافت ہوئی؟

قبر مسیح کے اوّلین محقق حضرت خلیفہ نورالدین صاحب رضی جمونی کا انتقال

"جب کشمیر میں ایک سخت ہیضہ ہوا اس وقت میں سری نگر میں ملازم تھا۔ میری ڈیوٹی لگی کہ شہر کے مختلف حصوں میں پھر کر لوگوں کو صفائی اور علاج وغیرہ کی طرف متوجہ کروں۔ اس وقت سری نگر کے محلہ خانیار میں مجھے معلوم ہوا کہ یہاں ایک قبر ہے جسے شہزادہ نبی یوز آسف کی قبر کہتے ہیں اور بعض اسے حضرت عیسیٰ نبی کی قبر بھی کہتے ہیں۔ میں نے حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّل ۔ ناقل) کے پاس اس بات کی رپورٹ کی۔ وہ سن کر چپ ہو رہے۔ اس کے بعد جب حضرت مولوی صاحب قادیان گئے اور ایک دفعہ اتفاقاً اس امر کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے بلوایا اور اس امر کی تحقیقات کے واسطے کشمیر بھیجا۔"

(تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۳۸۰)

یہ ہے دنیائے مذاہب کے اس تہلکہ خیز انکشاف کی ابتدا جس نے دنیا کے سب سے بڑے مذہب عیسائیت اور یہودیت کی بلند و بالا عمارت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں اور یہ ہے وہ دھماکہ خیز انکشاف جس کی اشاعت جماعت احمدیہ کے ذریعے آج دنیا کے کونے کونے میں ہو رہی ہے۔ اس صدی کی اس سب سے بڑی خبر لانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے لائق شاگرد حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہ تھے جن کی خود نوشت سوانح میں سے ایک حصہ اوپر پیش کیا گیا ہے۔ آج سے ٹھیک ۳۷ سال قبل ۲ ستمبر ۱۹۴۲ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوائے مسیحیت سے قبل حضرت مولانا حکیم نورالدین (خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) شاہی طبیب مہاراجہ کشمیر کی عیادت کے لئے جموں تشریف لے گئے تو حضور نے خلیفہ صاحب رضی کے کمرے میں ہی قیام فرمایا۔ خلیفہ صاحب رضی نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور ۳۱۳ صحابہ کبار میں آپ کا نام ۱۶۴ ویں نمبر پر تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

حضرت خلیفہ صاحب رضی ان خوش قسمت اصحاب مسیح موعود میں سے ہیں جن کے بارے میں خود امام دوراں اور مسیح دوراں علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے تعریفی الفاظ رقم فرمائے۔ چنانچہ تاریخ احمدیت کی جلد نہم صفحہ ۳۸۰ میں جہاں آپ کے مختصر حالات زندگی درج ہیں، لکھا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام (صفحہ ۶۲۷-۶۳۴) حجۃ الاسلام (صفحہ ۵) آریہ دھرم (صفحہ ۱۲) ضمیمہ انجام آتھم (صفحہ ۱۳) کتاب البریہ (صفحہ ۲۲) تحفہ گولڑویہ (صفحہ ۲۵۱) نزول المسیح (صفحہ ۱۲۲ - ۲۳۸) اور اشتہار ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء (شمولہ تبلیغ رسالت جلد ہشتم) میں آپ کا ذکر فرمایا ہے اور نہایت تعریفی کلمات سے نوازا ہے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے:

"جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ نورالدین کے نام سے مشہور ہیں کشمیر سری نگر بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی آہستگی اور تدبیر سے تحقیقات کی۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔"

اسی طرح اپنے اشتہار ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء میں تحریر فرمایا:

"اور خلیفہ نورالدین صاحب ہیں جو ابھی محض للہ ایک خدمت پر مامور ہو کر کشمیر بھیجے گئے تھے اور چند روز ہوئے فائز المرام ہو کر واپس آ گئے ہیں ... میں اس تحقیقات کے متعلق ایک کتاب تالیف کر رہا ہوں جس کا نام ہے "مسیح ہندوستان میں" چنانچہ میں نے اس تحقیق کے لئے مخلص محبی خلیفہ نورالدین صاحب کو جن کا ابھی ذکر کر آیا ہوں کشمیر میں بھیجا تا کہ وہ موقعہ پر حضرت مسیح کی قبر کی پوری تحقیقات کریں۔ چنانچہ وہ قریباً چار ماہ کشمیر میں رہ کر ہر ایک پہلو سے تحقیقات کر کے اور موقع پر قبر کا ایک نقشہ بنا کر اور پانچ سو چھپن ۵۵۶ آدمیوں کی اس پر تصدیق کرا کر کہ یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے جس کو عام لوگ شہزادہ نبی کی قبر اور بعض یوز آسف نبی کی قبر اور بعض عیسیٰ صاحب کی قبر کہتے ہیں، ۱۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو میرے پاس واپس پہنچ گئے۔ سو کشمیر کا مسئلہ تو خاطر خواہ انفصال پا گیا اور پانچ سو چھپن شہادات سے ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے جو سری نگر محلہ خان یار کے قریب موجود ہے۔"

(حاشیہ) خلیفہ نورالدین صاحب کو خدا تعالیٰ اجر بخشے کہ اس تمام سفر اور رہائش کشمیر میں انہوں نے اپنا خرچ اٹھایا اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا اور اپنے مال سے سفر کیا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہشتم صفحہ ۷۲ تا ۷۳)

"اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"

(مصلح موعود رضی)

حضرت خلیفہ صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نشانوں کے بھی گواہ تھے۔ بعض الہامات و رؤیا میں بھی آپ کا نام ملتا ہے۔ جنگ مقدس کے مباحثہ کی کارروائی آپ نے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی نے قلم بند کی تھی۔

بے مثال مالی قربانی

انیسویں صدی کے آخری دور میں اور بیسویں صدی کے شروع میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چندہ آنے دینے والوں کے نام بھی شکریہ کے ساتھ درج کیا کرتے تھے، اس دور میں آپ کو زبردست مالی قربانیوں کی توفیق ملی۔ تاریخ احمدیت جلد نہم کے صفحہ ۳۸۱ پر حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب رضی نومسلم (سابق مہر سنگھ) کا بیان ہے کہ:

"میں نے دیکھا کہ ایک ایک وقت میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پانچ پانچ سو روپیہ نذر پیش کیا۔ جب سے آپ نے تجارتی طور پر چندہ میں حصہ لینا شروع کیا تب سے آپ کے کاروبار میں بھی خداوند کریم نے ترقی پر ترقی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مساعی جمیلہ میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر امداد دیا کرتے تھے اور سیالکوٹ، لاہور وغیرہ لیکچروں میں حاضر ہو کر ہر طرح امداد دیا کرتے تھے... درثمین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کا مجموعہ ہے سب سے پہلے شائع کرنے کی سعادت کو حضرت خلیفہ صاحب نے ہی حاصل کیا۔"

حضرت خلیفہ صاحب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں (۱) غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم، (۲) حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحب رضی۔ (۳) امۃ اللہ بیگم زوجہ مستری فیض احمد صاحب جمونی رضی۔ (۴) الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب آف کوئٹہ شامل ہیں۔

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ ماریشس کا سالانہ اجتماع

ماریشس کی احمدی بچیوں کا سالانہ اجتماع ۲۱۔ جولائی کو دارالسلام ہال روز ہل میں منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کا آغاز ۹ ½ بجے صبح تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پھر نظم کے بعد سیکرٹری لجنہ مکرمہ زبیدہ بھنو صاحبہ نے مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب مبشر انچارج کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے ناصرات کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ بعدازیں جملہ شاخوں کے مابین تلاوت، نظم، تقریر اور عام معلومات کے مقابلے منعقد ہوئے۔ علمی مقابلوں کے بعد ناصرات کے کھیلوں کے مقابلے منعقد ہوئے سب مقابلوں میں ناصرات نے خوب ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ پھر نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی ایک عیسائی معزز خاتون Miss France Boyer DELA Giroday تھیں۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو آپ نے اس موقعہ کے لئے ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا، پڑھ کر سنایا جس کا متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

"مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ماریشس کی ناصرات الاحمدیہ بچوں کے بین الاقوامی سال کے موقعہ پر اپنا اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ دنیا بھر کی قوموں کا بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہونا ایک اچھی علامت ہے۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خداوند کریم ان کی ان مساعی کو بابرکت کرے تاکہ عالم بھر کے بچے اپنے حقوق سے متمتع ہو سکیں جن سے وہ ماضی میں محروم تھے جہاں تک بچوں کے حقوق کا تعلق ہے قرآن مجید اور اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین اور واضح رنگ میں ان کی نشان دہی کر دی ہے۔ ہم مسلمانوں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ حقوق جو اسلام نے بچوں کو عطا کئے ہیں ہم ان کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں مدد فرمائے اور ہماری اولادوں کو اچھے مسلمان بنائے۔"

آپ کا مخلص "مرزا ناصر احمد"

حضور اقدس کے پیغام کے بعد معزز مہمان نے حاضرین سے خطاب کیا۔ لجنہ کے سماجی، تعلیمی و تربیتی کاموں کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سماج کی اخلاقی و روحانی اقدار کو زندہ رکھنے کا کام نہایت ہی قابل ستائش ہے۔ ہم سب کا خدا ایک ہی ہے۔ ہمیں انسان کی خدمت میں اپنی جملہ طاقتوں اور کوششوں کو صرف کرنا چاہیئے۔ موصوفہ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس روح پرور پیغام میں آپ نے اسلام کی محبت پیدا کرنے، مذہب کی خاطر قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنے، اسلام کی اعلیٰ تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے اور قرآن کی تعلیم کا زندہ نمونہ بن کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے پیغام کے بعد صدر صاحبہ لجنہ ماریشس نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے والدین کو بچوں کی اعلیٰ تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدازیں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس کے بعد صدر لجنہ ماریشس نے مہمان خصوصی کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید و دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں ناصرات نے اپنی دستکاریوں کی ایک نمائش بھی لگائی اور یوں نمائش کے پروگرام کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

کارگزاری تربیتی اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع کراچی

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کا ایک روزہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۹ جون ۷۹ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے اجلاس اوّل کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے فرمائی۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار اللہ اور احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اصلاح و ارشاد کے میدان میں جماعت کو اپنی کوششیں تیز تر کر دینی چاہییں۔

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم نعیم احمد خاں صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی نے مجلس کی گذشتہ ششماہی کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ اس اجتماع کے کل دو اجلاس منعقد ہوئے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "نحن انصار اللہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی کراچی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسولؐ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اس کے علاوہ مکرم شریف احمد صاحب بانی نے "تحریک جدید اور تبلیغ اسلام" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر محسن احمد صاحب نے "انصار اللہ کے لئے حفظان صحت کے زریں اصول" کے موضوع پر اور مکرم شمیم احمد صاحب خالد نے "موجودہ دور میں سائیکل کا استعمال کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ مقیم کراچی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں قرض کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت فرمائی۔ مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے "با اخلاق انسان ہی باخدا انسان بن سکتا ہے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس اجتماع کا ایک دلچسپ پروگرام "مجلس سوال و جواب" تھا۔ حاضرین نے کثرت سے سوالات بھجوائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے ان سوالوں کا کافی و شافی جواب دیا۔ احباب نے بڑے غور سے ان سوالوں کے جوابات سنے وقت کی قلت کی وجہ سے تمام سوالات کے جوابات نہ دیئے جا سکے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع کراچی نے تمام حاضرین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ اجتماع ۹ بجے رات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں ۳۲۵ افراد نے شرکت کی۔ دوران اجتماع حاضرین کی عصر کے بعد چائے سے تواضع کی گئی۔ تعلیم القرآن کے سلسلے میں اعلیٰ کارکردگی پر مجلس انصار اللہ ناظم آباد انعامی شیلڈ کی مستحق قرار پائی اور مکرم ناظم صاحب ضلع کراچی کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ناظم آباد کو انعامی شیلڈ عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

(منتظم تعلیم مجلس انصار اللہ ضلع کراچی)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دو ماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰ اور ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔ اجتماع کے چندہ کی طرف بہت کم لجنات کی توجہ ہے اجتماع کے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ۲۸۸ لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے دوران سال کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ چندہ اجتماع کے گذشتہ کے بقایاجات جلد از جلد ادا کریں۔

نیز چندہ ممبری کے بقایاجات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع و مجالس!

فارم تشخیص بجٹ، فارم تجنید، فارم برائے انتخاب مجالس کو بھجوا دیئے گئے ہیں جلد از جلد پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

بعرصہ یکم مئی تا ۱۵ مئی ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ محترمہ انور بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد شریف صاحب فیصل آباد ۱۰۰/-
۲۔ مکرم مرزا محمد شریف صاحب 〃 ۱۰۰/-
۳۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ لاہور ۵۰/-
۴۔ 〃 سعیدہ بیگم صاحبہ راولپنڈی ۵۰/-
۵۔ 〃 بشریٰ بیگم صاحبہ 〃 ۵۰/-
۶۔ مکرم احمد علی صاحب سائیکل ورکس گولبازار ربوہ ۵۰/-
۷۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب 〃 ۲۰/-
۸۔ مکرم طارق ندیم صاحب سکندر آباد ضلع میانوالی ۵۰/-
۹۔ سٹوڈنٹ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور ۱۰/-
۱۰۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب شیخوپورہ ۱۰۰/-
۱۱۔ 〃 ملک مقبول احمد صاحب 〃 ۲۰/-
۱۲۔ 〃 ملک عبدالقدیر صاحب 〃 ۲۵/-
۱۳۔ جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ ۱۰۰/-
۱۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب بھیکی ضلع شیخوپورہ ۵۰/-
۱۵۔ 〃 حفیظ احمد صاحب چکوال ضلع جہلم ۲۰/-
۱۶۔ 〃 چوہدری ناظر علی صاحب چک نمبر ۶ کھیم سنگھ والہ خود اور رحوین ۳۰/-
۱۷۔ 〃 سید خالد احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۱۰۴/-
۱۸۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر ۱۹/-
۱۹۔ مکرم عطاء الغفار صاحب ابن رانا عبدالرشید صاحب بھکر ضلع میانوالی ۲۰/-
۲۰۔ 〃 طارق محمود صاحب کوئٹہ ۲۵/-
۲۱۔ محترمہ راج بی بی صاحبہ 〃 ۲۵/-
۲۲۔ مکرم میجر محمد حنیف صاحب پنشنر دارالنصر غربی ربوہ ۱۰/-
۲۳۔ محترمہ طاہرہ ناصر صاحبہ اسلام آباد ۱۰/-
۲۴۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا ۳۰۰/-
۲۵۔ 〃 مرزا حمید اللہ صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات ۱۰۰/-
۲۶۔ جماعت احمدیہ کوہاٹ ۱۰/-
۲۷۔ مکرم ظفر اقبال صاحب خوشاب ضلع سرگودھا ۵۷/-
۲۸۔ 〃 رانا اللہ دتا صاحب 〃 ۱۰/-
۲۹۔ جماعت احمدیہ تولیکی ضلع گوجرانوالہ ۴۷/-
۳۰۔ 〃 〃 گوجرانوالہ ۲۹/-
۳۱۔ 〃 〃 جہلم ۵۰/-
۳۲۔ محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
۳۳۔ لجنہ اماء اللہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ ۱۰/-
۳۴۔ مکرم محمد شریف صاحب C/o عزیز لانڈری ورکس گولبازار ربوہ ۱۵/-
۳۵۔ 〃 حکیم فضل کریم صاحب گوجرانوالہ ۲۰۰/-
۳۶۔ 〃 شاہد احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰/-
۳۷۔ 〃 مرزا نعیم احمد صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۵۰/-
۳۸۔ 〃 محمد عثمان صاحب 〃 ۱۰/-
۳۹۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ۲۵/-
۴۰۔ محترمہ محمودہ آصفہ صاحبہ گلبرگ کالونی 〃 ۳۱/-
۴۱۔ مکرم فضل کریم صاحب کریم نگر 〃 ۱۵/-
۴۲۔ حلقہ سمن آباد 〃 ۱۰/-
۴۳۔ دیگر احباب جماعت 〃 ۲۸/-
۴۴۔ مکرم محمد رشید صاحب خیبر روڈ پشاور ۳۳
۴۵۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ ۶۰/-
۴۶۔ دکانداران اڈہ لاریاں تا مسجد اقصیٰ ربوہ ۵۶۸/-
۴۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی کراچی ۵۰/-
۴۸۔ جماعت احمدیہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ ۳۵/-
۴۹۔ 〃 میرپور آزاد کشمیر ۳۶/-
۵۰۔ مکرم بابو جمال الدین صاحب کراچی نمبر ۳ ۵۰/-
۵۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب دارالعلوم غربی ربوہ ۱۰/-
۵۲۔ 〃 رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عزیز احمد صاحب چک ۲۹ ج ب ۱۰/-
۵۳۔ 〃 طیبہ چیمہ صاحبہ بنت محمود احمد صاحب چیمہ ربوہ ۱۰/-
۵۴۔ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر ۱۲/-
۵۵۔ محترمہ سلطان بی بی صاحبہ باٹا پور لاہور ۲۰/-
۵۶۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ٹیکسلا ۲۴/-
۵۷۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ بھیرہ ضلع سرگودھا ۱۵/-
۵۸۔ 〃 رضیہ بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ منجانب خاوند مرحوم ۴۰۰/-
۵۹۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر دارالصدر جنوبی ربوہ ۲۵/-
۶۰۔ لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی ربوہ ۶۵/-
۶۱۔ محترمہ بیگم ممتاز عبدالخالق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۸۰/-
۶۲۔ جماعت احمدیہ بہاولنگر ۱۰۰/-
۶۳۔ محترمہ نور فاطمہ صاحبہ راولپنڈی ۱۰/-
۶۴۔ مکرم محمد شریف صاحب ملتان ۲۵۴/-
۶۵۔ 〃 چوہدری برکت علی صاحب شیخوپورہ ۱۰۰/-
۶۶۔ مکرم ملک محمد صدیق صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ بھاٹی گیٹ لاہور ۲۵/-
۶۷۔ محترمہ سعیدہ سلطانہ صاحبہ دارالذکر لاہور ۳۵/-
۶۸۔ 〃 ناہید منیر صاحبہ اہلیہ شیخ منیر احمد صاحب لاڑکانہ سندھ ۵۰/-
۶۹۔ مکرم بابو فضل الدین صاحب کراچی نمبر ۲ ۵۰/-
۷۰۔ جماعت احمدیہ سمندری ضلع فیصل آباد ۱۵/-
۷۱۔ مکرم منور احمد صاحب نواب شاہ سندھ ۲۰/-
۷۲۔ 〃 ڈاکٹر نعیم احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور ۴۰۰/-
۷۳۔ 〃 طاہر نسیم صاحب کراچی ۹۰۰/-
۷۴۔ محترمہ امۃ الوحید صاحبہ 〃 ۱۵/-
۷۵۔ مکرم محمد افضال صاحب 〃 ۲۰/-
۷۶۔ 〃 حبیب اللہ صاحب 〃 ۵۰/-
۷۷۔ 〃 سید ناصر علی ارتضیٰ صاحب کراچی ۱۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اداریہ (بقیہ ص ۳)

قرآن کے نور کو ساری دنیا میں پھیلانے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے سب سے اوّل اور سب سے مقدم جو چیز ضروری ہے وہ یہی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کو لازم پکڑیں اور خود اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اسی سے ہم میں وہ جذب اور کشش پیدا ہوگی کہ دنیا ہماری طرف کھنچی چلی آئے گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آ جمع ہوگی۔ اسی پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب، ملفوظات میں بے انتہا زور دیا ہے اور یہی وہ اصل اور بنیادی نصیحت ہے جس کا احباب انڈونیشیا کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں اعادہ فرمایا ہے اور یہی بفضلہ تعالیٰ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔ اپنے اس امتیاز کو قائم رکھنا اور اسے روشن سے روشن تر اور درخشندہ سے درخشندہ تر بنانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۳۰ر اگست۔ گزشتہ روز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کے بیٹے عزیز مرزا امیر احمد صاحب سلمہٗ کی تقریب شادی بخیروخوبی انجام پائی۔ بارات بدھ کے روز سہ پہر ساڑھے تین بجے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل کی سربراہی میں محلہ فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر کے گھر روانہ ہوئی جہاں پر واپسی سے پہلے بعد نماز عصر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کروائی۔

اگلے روز ۳۱ر اگست کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے اپنی رہائش گاہ واقع محلہ دارالرحمت غربی میں اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب محلہ کے علاوہ کارکنان سلسلہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں و سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ نے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کروائی۔

یاد رہے کہ عزیزم مرزا امیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی بی ایڈ کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ ایم۔ اے سلمہا بنت محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر ۳ر جولائی ۱۹۷۹ء کو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مسجد ناصر ربوہ میں بعد نماز مغرب پڑھا تھا۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ رشتہ کے فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

دینی نصاب

برائے امیدواران کارکنان صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ اوّل اور درجہ دوم کی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے امیدواران کا امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب ہونے والے امیدواران میں سے ہی حسب ضرورت کارکن لئے جاتے ہیں۔ دینی معلومات کا جو امتحان ہوتا ہے اس کا نصاب ذیل میں درج ہے تاکہ جب امتحان ہو تو امیدواران پوری تیاری کر کے آئیں۔

(۱) پانچ ارکانِ اسلام۔ نماز باترجمہ۔ جنازہ کی دعا۔
(۲) قرآن مجید ناظرہ مکمل۔ پہلے دو پارے باترجمہ۔
(۳) پانچ حدیثیں معہ ترجمہ۔
(۴) کشتی نوح۔ برکات الدعا۔
(۵) مضمون :۔ (ا) وفاتِ مسیح۔ (ب) ظہور مسیح کے نشان۔ (ج) جماعتِ احمدیہ کے عقائد۔

خاکسار
ظہور احمد
ناظر دیوان و صدر کمیشن برائے امتحان
امیدواران کارکنان صدر انجمن احمدیہ

پیارے بچوں کے لئے تحفہ

پیارے بچو! شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے دو نہایت خوبصورت اور دلچسپ کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ کتابیں اتنی دیدہ زیب اور پیاری ہیں کہ بے اختیار انہیں خریدنے کو جی چاہتا ہے۔

اوّل۔ احمدی مسلمان بچوں کے لئے پیارے اسلام کی پیاری باتیں } قیمت ۲ روپے
دوسری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں " ۵۰-۲ روپے

والدین کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے بچوں کو یہ خوبصورت کتب تحفہ میں دیں ——— آج ہی منگوا لیجئے!

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائداعظم یونیورسٹی میں داخلہ

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ ہو رہا ہے:۔
بیالوجی، کیمسٹری، فزکس، جیو فزکس، ریاضی، کمپیوٹر سائنس، اکنامکس، انٹرنیشنل ریلیشنز، پاکستان سٹڈیز، تاریخ، اینتھروپالوجی (ANTHROPOLOGY)، ایم۔ بی۔ اے، ایم۔ پی۔ اے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ر ستمبر ہے۔ داخلہ کے لئے ٹیسٹ اور انٹرویو ۲۹ر ستمبر کو ہوں گے۔ جو احمدی طلباء یہاں داخلہ لینا چاہیں وہ داخلہ فارم اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

(۱) محمد ادریس منیر ۔ کمرہ نمبر ۸۹
(۲) خالد نسیم ۔ کمرہ نمبر ۴۶
ہاسٹل نمبر ۳۔ قائداعظم یونیورسٹی۔ اسلام آباد
فون نمبر :۔ ۲۴۸۰۳/۰۳

۶۵ لاکھ کا نفع بخش چالو کاروبار ۵۰ لاکھ میں

ایک بڑا کولڈ سٹوریج ۲۰ کنال رقبہ، ۳۰ ہزار فٹ کورڈ ائیر یا ۲۰ ہزار بوری اور ۷۰ ہزار کریٹ گنجائش بمع برف خانہ دوسو بلاک روزانہ کا کاروباری مرکز اور ریلوے سٹیشن کے قریب مشینری امپورٹیڈ برائے فروخت ہے۔

نیز راولپنڈی، اسلام آباد میں اعتماد کے ساتھ
خرید و فروخت جائداد کے مرکزِ خدمت کو یاد رکھیئے

خواجہ عبدالغفار ڈار پراپرٹی ایڈوائزر F/656 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی فون نمبر 42667

باموقع پلاٹ برائے فروخت

دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ رقبہ ۲ کنال پختہ سڑک اور مسجد انوار کے بالکل قریب واقع ہے۔ اس میں سوئی گیس اور بجلی کا میٹر لگا ہوا ہے۔ یہ پلاٹ برائے فروخت ہمارے پاس موجود ہے۔ خواہشمند احباب فوری رابطہ پیدا کریں۔

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۲۵

کلیرنس سیل

۵ر تا ۲۵ر ستمبر

وائل وولن پرنٹ و ٹویرا پرنٹ کی قیمت میں کمی کر دی گئی ہے۔ خریداران اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ عبدالمومن
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون ۵۱۷